سوال

(1038) حائضہ کا مسجد میں تعلیم وذکر کے لیے جانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا حائضہ عورت کے لیے جائز ہے کہ مسجد میں تعلیم وذکر کے حلقہ میں حاضر ہوسکے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حائضہ عورت کے لیے مسجد میں ٹھہرنا اور رکنا جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر گزرنا پڑے تو گزر سکتی ہے بشرطیکہ مسجد کے آلودہ ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ سو جب عورت کے لیے مسجد میں رکنا اور ٹھہرنا جائز نہیں ہے تو مسجد میں حلقہ ذکر وسماع اور قراءت قرآن وغیرہ کے لیے تو بالکل نہیں جا سکتی۔ ہاں اگر وہاں کوئی علیحدہ جگہ ہو جہاں لاوڈ سپیکر وغیرہ کے ذریعے سے آواز آتی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ عورت کے لیے ان ایام میں قرآن کریم یا درس وغیرہ سننے کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ اور احادیث میں ثابت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایام سے ہوتی تھیں اور آپ علیہ السلام ان کی گود کا سہارا لے لیتے اور قرآن کریم پڑھا کرتے تھے۔

عورت کا مسجد میں اس غرض سے جانا کہ وہاں درس سنے اور قرآن پڑھنے وغیرہ کے لیے بیٹھے تو یہ جائز نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حجة الوداع کے موقع پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ایام شروع ہوگئے ہیں تو آپ نے کہا: "کیا یہ ہمیں روکنے والی ہے "آپ کا خیال تھا کہ انہوں نے طواف افاضہ (دس ذوالحجہ کا طواف) نہیں کیا ہے۔ مگر آپ کو بتایا گیا کہ انہوں نے طواف افاضہ کر لیا ہے (تو انہیں بھی روانہ ہونے کی اجازت دے دی اور خود بھی روانہ ہوگئے)۔" (صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب حجة الوداع، باب حدیث: 4140 وصحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان وجوه الاحرام وانه یجوز افراد الحج، حدیث: 2003 سنن الترمذی، کتاب الحج، باب المراة تحیض بعض الافاضة، حدیث: 943۔)

تو یہ دلیل ہے کہ عورت ایام حیض میں مسجد میں عبادت یا غیر عبادت کے لیے نہیں رک سکتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی ثابت ہے کہ عید کے موقعہ پر آپ نے عورتوں کو حکم دیا کہ نماز اور ذکر میں شمولیت کے لیے عید گاہ کی طرف نکلیں، مگر ایام والیوں سے فرمایا کہ نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام ومسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر729

محدث فتویٰ